© rasailojaraid.com

اس عاجز کی ناتجربہ کاری کے پیش نظر ان شاء اللہ حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب آپ کو تفصیلی خط تحریر فرمائیں گے۔

میرا علاج چل رہا ہے۔ الحمد للہ فائدہ ہے لیکن فائدہ کی رفتار سست ہے۔ خصوصی دعا کی التجا ہے۔

اس ماہ کا 'الشریعۃ' مل چکا ہے۔ آپ کے ادارتی نوٹ سے یہ عاجز سو فی صد متفق ہے۔ خدا کرے 'بیداری' کا شمارہ مل گیا ہو۔

خدا کرے مزاج بخیر ہوں۔

والسلام۔ احقر

محمد موسیٰ بھٹو

(ایڈیٹر ماہنامہ 'بیداری')

۴۰۰/بی، لطیف آباد یونٹ ۴، حیدر آباد)

(۱۳)

باسمہ سبحانہ

محترمی حضرت مولانا محمد یحییٰ نعمانی صاحب زیدت مکارمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مزاج گرامی؟

مولانا محمد موسیٰ بھٹو آف حیدر آباد کے ذریعے سے آپ کی ایک تحریر موصول ہوئی اور ان کا پیغام ملا کہ میں اس سلسلے میں آنجناب کو اپنے خیالات وتاثرات سے آگاہ کروں۔

حضرت مولانا عتیق الرحمٰن سنبھلی سے میری پرانی نیاز مندی ہے۔ کم وبیش ہر سال ایک آدھ مرتبہ ان کی خدمت میں حاضری، ملاقات اور مختلف امور پر استفادے کا موقع مل جاتا ہے۔ مولانا سجاد نعمانی صاحب کے ساتھ بھی ایک سفر میں مولانا محمد عیسیٰ منصوری کی معرفت رفاقت رہی ہے۔ آپ کی زیارت کا موقع ابھی تک نہیں مل سکا، البتہ آپ کی تحریریں بسا اوقات نظر سے گزرتی رہتی ہیں اور خوشی ہوتی ہے کہ اس صحرا کی آبلہ پائی میں ہم تنہا نہیں ہیں۔

ہمارے بزرگوں نے اپنے مدارس کے فضلا کو حکمت عملی کے تحت ایک دائرے میں محدود رکھنے کی شعوری کوشش کی تھی تاکہ دینی مدارس، مساجد اور مکاتب کا نظام قائم رہے اور اسے ضرورت کے مطابق رجال کار ملتے رہیں مگر ہم نے اسے ہی سب کچھ قرار دے لیا ہے اور اس دائرے سے باہر کسی ضرورت، تقاضے اور پکار کی طرف توجہ دینے کے لیے ہم تیار نہیں ہیں جبکہ وقت بڑی تیزی کے ساتھ آگے بڑھتا جا رہا ہے اور ہم وقت کی لگام کھینچنے کی ناکام کوشش میں اس

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے ساتھ بری طرح گھسٹ رہے ہیں۔

اس وقت ہم عجیب مخمصے اور صورت حال سے دوچار ہیں۔ ایک طرف تحفظات اور خدشات وخطرات کے وہ تمام دائرے بدستور موجود ہیں جن کی وجہ سے ہمارے بزرگوں نے اپنے گرد ایک دائرہ کھینچ کر خود کو اس کے اندر محصور کر لیا تھا اور دوسری طرف وقت کی تیز رفتاری اور عالمی سطح پر فکر وفلسفہ اور تہذیب وثقافت کی ہمہ جہت کشمکش، توڑ پھوڑ، ایڈجسٹمنٹ اور تشکیل نو کے مختلف اور متنوع مراحل ومظاہر نے ہمارے سامنے ایسے سنگین مسائل اور چیلنجز کھڑے کر دیے ہیں کہ ان سے صرف نظر کرنا ملی ضروریات سے انحراف اور ایمانی تقاضوں سے دست برداری کے مترادف محسوس ہونے لگا ہے۔

میری ایک عرصہ سے یہ سوچ چلی آ رہی ہے کہ درس نظامی کے موجودہ سسٹم کو نہ چھیڑا جائے، اسے اسی طرح چلنے دیا جائے اور اس میں داخلی اصلاحات کے ذریعے سے بہتری کی کوششیں جاری رکھی جائیں لیکن کچھ اصحاب فکر اس سے ہٹ کر وقت کی ضروریات کی طرف توجہ دیں اور ان کی تکمیل کے لیے ایک الگ تعلیمی نظام کا تجربہ کیا جائے۔ جہاں تک میرے علم میں ہے، پاکستان، بھارت اور بنگلہ دیش تینوں جگہ انفرادی طور پر اس کے تجربات ہو رہے ہیں اور اس رخ پر کام کرنے والے اداروں کی تعداد سینکڑوں میں ہے لیکن ان کے درمیان رابطہ ومشاورت کا کوئی نظام موجود نہیں ہے۔ اگر اس خلا کو پر کیا جا سکے تو موجودہ کام کی افادیت دوچند ہو سکتی ہے اور اس میں مزید بہتری اور پیش رفت کے امکانات بھی بڑھ سکتے ہیں۔

اسی سلسلے کا ایک مرحلہ درس نظامی کے فضلا کے لیے خصوصی کورسز کے اہتمام کا ہے تاکہ آج کے فکری تقاضوں کے ساتھ ان کا رشتہ جوڑا جا سکے۔ یہ کام بھی مختلف مقامات پر ہو رہا ہے اور تخصصات کے نام پر درس نظامی کے فضلا کو مختلف علوم وفنون کے خصوصی مطالعہ کی طرف راغب کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ہم نے بھی الشریعہ اکادمی گوجرانوالہ میں گزشتہ سال ایک تجربہ کا آغاز کیا ہے۔ درس نظامی کے فضلا کی ایک کلاس کو ہم نے مندرجہ ذیل مضامین کی تیاری کرانے کی کوشش کی ہے:

--- O حجۃ اللہ البالغہ کے منتخب ابواب (مقدمہ، ارتفاقات اور اسباب اختلاف صحابہ وفقہا)

--- O اقوام متحدہ کا انسانی حقوق کا چارٹر (اسلامی احکام کے تقابلی مطالعہ کے ساتھ)

--- O مقارنۃ الادیان (یہودیت، مسیحیت، ہندومت، بدھ مت، مجوسیت اور سکھ مت کا تعارفی مطالعہ)

--- O تاریخ (عمومی تاریخ، تاریخ اسلام اور معاصر تاریخی حالات)

--- O سیاسیات، نفسیات اور معاشیات کا تعارفی مطالعہ

--- O معاصر علمی وفکری بحثوں کا تعارف --- O انگریزی، عربی اور کمپیوٹر ٹریننگ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یہ ایک سالہ کورس تھا جس کی افادیت ہم پڑھانے والوں کے علاوہ پڑھنے والوں نے بھی بہت زیادہ محسوس کی ہے اور اب ہمارے پاس اس سلسلے کی دوسری کلاس ہے۔ہم اس کے بارے میں ابھی پوری طرح مطمئن نہیں ہیں۔ بہت سے ضروری امور ہم اس میں شامل نہیں کر پائے اور بہت سے شامل امور کی تکمیل ہمارے بس میں نہیں رہی لیکن مجموعی طور پر یہ تجربہ مفید رہا۔ یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ آپ بھی اس رخ پر سوچ رہے ہیں۔ بلاشبہ یہ وقت کی اہم ضرورت ہے اور حسب استطاعت مشاورت کے درجہ کے تعاون کے لیے ہم ہر وقت حاضر ہیں۔

میں نے اس سے متعلقہ امور پر بیسیوں مضامین میں گزارشات پیش کی ہیں جن میں سے بہت سے مضامین ہماری ویب سائٹ www.alsharia.org پر دیکھے جا سکتے ہیں۔ہم اس سلسلے میں آنجناب سے بھی راہ نمائی اور مشاورت کے خواست گار ہیں۔امید ہے کہ ہمارا باہمی رابطہ قائم رہے گا اور ہم اس کار خیر کو بہتر سے بہتر انداز میں آگے بڑھانے میں ایک دوسرے سے موثر تعاون کر سکیں گے۔ان شاء اللہ تعالیٰ

آپ کے ارسال کردہ دو مضامین موصول ہو چکے ہیں۔ان میں سے ’بذل المجہود‘ کے تعارف پر مبنی آپ کا مقالہ تو پاکستان کے بعض جرائد میں شائع ہو چکا ہے، البتہ ’’سیرت نبوی کے مطالعے کی اہمیت‘‘ کے زیر عنوان مقالہ ’الشریعۃ‘ کی کسی قریبی اشاعت میں شامل اشاعت کر لیا جائے گا۔ان شاء اللہ۔آپ کی طرف سے قلمی تعاون کا یہ سلسلہ امید ہے کہ آئندہ بھی جاری رہے گا۔

احباب و رفقا سے سلام مسنون

شکریہ! والسلام

ابو عمار زاہد الراشدی

خطیب مرکزی جامع مسجد گوجرانوالہ

(۸/ جون ۲۰۰۴ء)

دار ارقم سکول گوجرانوالہ کے زیر اہتمام

عربی زبان اور ترجمہ قرآن

کی ہفتہ وار کلاس کا آغاز کیا گیا ہے جس میں الشریعہ اکادمی کے رفیق کار مولانا محمد عامر انور تدریس کے فرائض انجام دیں گے۔کلاس ہر بدھ کو مغرب کی نماز کے بعد منعقد ہوگی۔داخلے کے خواہش مند حضرات اس پتے پر رابطہ قائم کر سکتے ہیں:

(محمد عمران مرزا۔دار ارقم سکول۔سنٹرل مین روڈ، پیپلز کالونی، گوجرانوالہ۔فون: 552962,64)

© rasailojaraid.com